© rasailojaraid.com

ادا ہوا ہے اور آپ کے فیصلوں کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اب آپکی کتاب حقیقۃ الوحی کی حقیقت بیان کی جاتی ہے اور اسپر رائے زنی عمل میں آتی ہے ۔

(حقیقۃ الوحی پر ریویو)

وہ کتاب جسوقت میرے سامنے پیش ہوئی میں نے اسوقت قبل از مطالعہ اسکی نسبت خداداد فراست سے (جسکے آپ بھی اپنے خط میں معترف ہوئے ہیں) اور آپ کی مدت العمری حالت پر قیاس کرنے سے یہ رائے ظاہر کردی تھی (جسکے اظہار سے آپ کے ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر اور آپکے خیالات و الہامات کے ارگن الحکم کے ایڈیٹر مجھے روکتے بھی رہے) کہ اس کتاب میں وہی پُرانی باتیں پُرانی باتیں ہونگی۔ جو براہین احمدیہ۔ و فیصلہ آسمانی۔ ازالہ اوہام۔ دافع الوساوس انجام آتھم وغیرہ تصانیف میں کہی گئی ہیں اس رائے کو دبی زبان سے پریسیڈنٹ ڈیپوٹیشن مولوی محمد احسن نے مان لیا اور یہ کہا تھا کہ "ہاں وہی باتیں" پھر جب میں نے اس کو پڑھا تو میرا وہ ریویو جو فراست و قیاس سے کیا تھا صحیح نکلا اور معلوم ہوا کہ اس کتاب کو نئی صورت میں نئے نام سے شائع کرنا صرف ناواقف لوگوں کو دھوکہ دینا ہے اور اس کتاب میں اکثر وہی اکاذیب وہی مغالطات وہی دعاوی فارغہ وہی دلائل واہیہ ہیں وہی نشانات بعینہا و بالفاظہا مذکور ہیں جو پہلی کتب و رسائل مرزا میں پائے جاتے اور کتنے جو دوسری صورت و دوسرے الفاظ و پیرایہ میں وارد کئے ہیں وہ بھی باصلہ و نظیرہ ان کتابوں میں موجود ہیں اور ان کا جواب بھی اشاعۃ السنہ میں جلد ۱۳ سے ۲۰ تک ادا ہو چکا ہے اسکی مثالیں آپکے یہ دعوے و بیانات و نشانات ہیں کہ میری دعا یا مباہلہ یا پیشگوئی یا مخالفت کے اثر سے الٰہی بخش مصنف عصائے موسےٰ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منشی سعد اللہ لدھیانوی مولوی عبد المجید دہلوی مولوی رسل بابا امرتسری مولوی غلام دستگیر قصوری ۔ مولوی ابو الحسن سیالکوٹی ۔ مولوی زین العابدین مدرس عربی مدرسہ حمایت اسلام ۔ امریکن الیگزنڈر ڈوئی وغیرہ وغیرہ فوت ہوگئے ہیں اور میں اب تک اپنے دعوے الہام کے ساتھ زندہ ہوں اور میرے مال دولت اور جماعت میں ترقی ہے میں اس دعوے میں جھوٹا ہوتا اور وہ مخالف انکار میں سچے ہوتے تو میں ان کے سامنے مرجاتا وہ میرے سامنے نہ مرتے انکا جواب اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ میں ادا ہو چکا ہے کہ موت وحیات محق و مبطل ہونے کی دلیل نہیں اور نہ مال دولت و قلت اتباع و کثرت و دنیاوی ترقی و تنزل و بیماری و صحت دلیل حقانیت و بطلان ہے اور آپ کی دعا بد یا مخالفت میں کچھ اثر ہے تو بیت سے آپ کے مخالف جو بالی بلی کر آپ کو کوستے ہیں اب تک کیوں زندہ اور ہٹے کٹے و تنانتے ہیں اور آپکی دعا خیر میں کچھ اثر ہے تو جن لوگوں سے آپ پانچ پانچ سو روپیہ فیس لیکر دعا کر چکے ہیں وہ اس اثر سے اب تک کیوں محروم ہیں اور آپکے مباہلہ میں کچھ اثر ہے تو صوفی عبد الحق غزنوی کیوں اب تک زندہ ہیں اور اپنے حال میں خوش و خورم ہیں جن نئے لوگوں نے اس کتاب میں آپ نے نام گن سنائے ہیں ان میں سے تو ایک بھی ایسا نہیں ہوا جسنے آپ سے مباہلہ کیا ہو ۔ آپ اور آپکے آرگن ریویو اوف ریلیجنس ۔ الحکم اور البدر خدا تعالے کا اور مواخذہ و اعتراض دنیا کا خوف اٹھا کر ناحق و برخلاف واقعہ ان لوگوں کی موت کو آپکے مباہلہ کا اثر ٹھہراتے ہیں ۔

اس جواب کی تفصیل اشاعۃ السنہ کی جلدوں مذکورہ میں موجود ہے جس کو سبھی جلدیں میسر نہوں وہ صرف جلد ۱۹ کو صفحہ ۱۱۶ سے ۱۳۲ تک ، اور جلد ۲۰ کو صفحہ ۱۱۲ سے ۱۴۰ تک ملاحظہ کرے جلد ۱۹ کے صفحہ ۱۱۷ میں مرزا کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس نیرنگی کو فروخ تیلی سے (جو ایک ہی تیل کو ایک مشکیزہ سے اسکو مختلف منہ لگاکر نکال دیا کرتا تھا) تشبیہ دیکر یہ ثابت کردیا ہے کہ جو باتیں انہیں سنہ ۱۹۰۶ء میں کہی تھیں وہی سنہ ۱۹۰۷ء میں کہی نہیں جن کا جواب اس کو مل چکا ہے۔ اب وہی باتیں سنہ ۱۹۰۸ء میں کہی ہیں۔

اس مقام میں ایک تازہ اور گرما گرم نیا جواب بھی پیشکش کیا جاتا ہے کہ اگر اس بات کو صحیح تسلیم کرلیا جائے کہ ان لوگوں کی موت آپ کی دعا یا مباہلہ کا اثر ہے تو اس سے آپ کے دعوی کے برخلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ مثیل مسیح ہونے کے دعوے میں صادق نہیں ہیں بلکہ آپ جیسا خونی و سفاک تو کسی نبی مصلح (ریفارمر) کا نظیر و مثیل نہیں ہوسکتا۔ نبی تو خیر خواہ دشمناں ہوتے ہیں۔ دشمن ان کو مارتے تو وہ ان کے لیئے دعا کرتے۔ ایک نبی کو قوم نے ایسا مارا کہ وہ خون آلودہ ہوگئے آپ چہرے سے خون پونچھتے اور یہ دعا مانگتے اللّٰھم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون ہمارے مولےٰ و سید خاتم الرسل مکہ والوں سے مایوس ہوکر طائف پہنچے جب طائف گئے کفار فجار اور وہاں کے سفہا بدکردار نے آپکو ہنسی میں اڑاکر دیوار میں دھکیل کر طائف سے نکال دیا تو آپ کو اس غم والم سے مقام قرن الثعالب میں پہنچکر غم سے ہوش و افاقہ ہوا تو آپکی تسلی و دلجوئی کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت اسرافیل کے ساتھ ایک فرشتہ ملک الجبال کو بھیجا انہوں نے خدا تعالےٰ کا سلام فرخندہ انجام فرحت و عزت التیام پہنچاکر عرض کیا کہ آپکی تنگی دل و غم والم کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے ملک الجبال کو بھیجا ہے آپ حکم دیں تو یہ جبل ابو قبیس اور اسکے ساتھ والا پہاڑ کو زمین سے اکھاڑ کر مکہ والوں کے سروں پر رکھ ان کو کچل ڈالے۔ اسکے جواب میں آنحضرت صلعم نے فرمایا لا یا رب اے خدا میں ایسا نہیں چاہتا ان لوگوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی تو ایسا ہی نکلیگا جو لا الہ الا اللہ کہے گا اور تیری عبادت کریگا اور حضرت مسیح تو ایسے رحم مجسّم تھے کہ وہ فوت ہو جانے کے بعد روز قیامت کے دن بھی اپنے مخالفوں کے لئے جنہوں نے انکی دعوت و نصیحت کے مخالف ہو کر انکی پرستش کی ہے دعا مغفرت ہی کرینگے اور یہ کہینگے ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ یعنے اے خدا تعالےٰ اگر تو میری نصیحت کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب کرے تو یہ تیرے (محکوم) بندے ہیں اور اگر معاف ہی کردے تو تو غالب حکمت والا ہے ایسے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کافروں نافرمانبرداروں کے لیئے دعا مغفرت کی تھی۔

رب انھن اضللن کثیرًا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم (سورۂ ابراہیم ع ۶)

اے رب یعنے اے خداوند ان معبودوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ پس جس نے (ان کو چھوڑ کر) میری پیروی کی وہ تو میرا اور مجھ سے ہے اور جس نے نافرمانی کی تو اسکو بھی بخشنے والا مہربان ہے حضرت موسےٰ اور حضرت نوحؑ نے اپنے سرکش مخالفین کے لیئے بددعا کی تھی تو وہ ایک مدت دراز کے بعد جب ان کو انکی ہدایت سے ناامیدی ہو گئی تھی اور خدا تعالےٰ کی طرف سے

واوحی الی نوح انہ لن یؤمن من قومک الا من قد امن (ہود ع ۴)

وحی ہو چکی تھی کہ اب وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے پہلے تو وہ حضرات بھی قوم کو مدتوں وعظ کرتے رہے اور انکی سختیاں سہارتے رہے اور گالیاں بدگویاں سنتے رہے آپ نے تو نبوت کا چارج (عہدہ) لیتے ہی پہلے ہی صحیفہ آسمانی (کتاب براہین) کے نازل ہوتے ہی اپنی قوم کو جنکی ہدایت کے واسطے آپ مبعوث ہوئے تھے کوسنا اور ہانا شروع کر دیا تھا۔ پھر آپ مثیل مسیح کیونکر ہو سکتے ہیں یا کسی نبی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مصلح کے مماثل کیونکر بن سکتے ہیں اگر صرف نام کے مسیح ہونے کا دعوے ہے تو اس نام کے مسیح کے ساتھ لفظ خونی بڑھا دینا اور خونی مسیح کہلانا مناسب ہے کیونکہ جو کوئی آپکا مخالف ہوا اسکے مارنے کو اپنی تبلیغ رسالت اور اسکے اظہار مخالفت سے پہلے ہی اسکو مارنے کے ہتھیار بددعائیں اور منذر الہام خدا کی طرف سے آپ اٹھا لائے ہیں پھر جو شخص سینکڑوں مخالفوں سے مرجاتا ہے اسکو اپنے ہی الہام و دعا کا اثر اور اپنی کرامت آسمانی نشان قرار دیتے ہیں۔ اور جو مخالفوں سے ہنوز زندہ ہیں ان کو منذر الہامات اور انذاری پیشگوئیوں کی دہمکیاں دیتے ہیں اور یہ پنجابی مثل سناتے اور یہ فرماتے ہیں ہو پاوان تنہا کران چھوڑ چنیا!! جسکا اردو ترجمہ یہ ہے کہ پاجامہ پہنوں اور تمہارے گھر کا ستیاناس کروں* لہذا لقب مسیح بلا اضافہ لفظ خونی آپکی تہاری شان کے لئے شایان نہیں اومائی اولڈ فرینڈ آپ کے اس قسم کے الہامات و پیشگوئیاں اہل علم و صاحبان عقل کی نظروں میں اس مثل سے بڑھکر وقعت نہیں رکھتیں پھر آپ اسپر کیا فخر کرتے ہیں اور ان سے کسکو ڈراتے ہیں آپکے دام افتادہ باندے جو عقل ایمان فروخت کر کے آپکی چار دیواری میں ڈیرے لگاتے ہیں اس سے ڈریں تو ڈریں جن کو ذرہ بھی عقل ہے وہ ان دہمکیوں کو اس جولا ہے کی دہمکی سمجھتے ہیں آپکی ان خونریزیوں اور خونریزی کی دہمکیوں کے متعلق ایک اور یہ

* ایک احمق باقندہ کے گھر میں کسی نے پاجامہ پہنکر نماز پڑہنی شروع کی تو اتفاقاً اس گھر میں آگ لگ گئی ان احمق گھر والوں نے یہ سمجھا کہ یہ آگ اس نماز پڑہنے والے کی شامت ہے وہ نمازی چالاک و عیار تھا اس نے ان کے اس خوف و خیال کو غنیمت سمجھا اور اپنی کرامت کا ہتکنڈا جا لیا۔ جب کسی بات سے اسپر ناراض ہوتا تو ان کو ڈراتا اور دہمکاتا اور یہ کہتا ہو پاوان تنہا کران چھوڑ چنیا!!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بات بھی آپ کی توجہ و انصاف کے (آپ نکریں تو اور عقل و اہل انصاف کی)
توجہ کے لائق ہے کہ آپ کے دعویٰ الہام و مسیحائیت وغیرہ کے منکر و مخالف سارے
جہاں میں سبھی لوگ تو ایسے نہیں جو دیدہ دانستہ جحوداً و عناداً انکار کرتے ہوں
بلکہ ان میں بہت ایسے بھی ہونگے جو آپکے دعاوی و الہامات کو صحیح نہ سمجھنے اور
ان پر احاطہ علمی نکرنے کی وجہ سے ان سے منکر ہونگے۔ انہیں لوگوں سے آپنے
اس خاکسار کو شمار کیا۔ چنانچہ اس خط ۲۲ مئی میں مجھ پر اسی نیک گمانی کا اظہار
فرمایا ہے۔ اور میں خود بھی حلفاً کہتا ہوں اور جس قسم کی حلف اور جس وقت
جس دن جس مقام میں آپ چاہیں میں اٹھانے کو تیار رہوں کہ مینے ابتداء سے
آج تک آپکا مقابلہ و معارضہ جحوداً و عناداً نہیں کیا بلکہ آپ کے دعاوی جدیدہ
اور ان کے دلائل مزخرفہ کو جس کا شروع رسالہ فتح اسلام سے ہوا ہے اصول و
عقائد اسلام کے مخالف سمجھکر انکار کیا ہے۔ میرا انکار و رد آپکے دعاوی
دلائل سے ایسا ہے جیسا کہ اپنے پرانے دینی اور اسلامی بھائیوں (علاتی بھائی
حنفیوں عینی بھائیوں اہلحدیث امرتسری آروی وغیرہم) کے نئے خیالات
اور خیالی دلائل سے ہے۔ جسکا آپ جلد بستم و بست یکم اشاعۃ السنہ کے ملاحظہ
سے یقین کر سکتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے جواب میں جب وہ آپسے آپ کے
دعاوی کی دلیل اور آپکے الہامات کا ثبوت طلب کریں آپکا یہ کہنا کہ تم میرے
الہامات کو نہیں مانتے افتراء سمجھتے ہو تو تم قسم کھاؤ اور مباہلہ کرو پھر تم ایک
سال تک ہلاک کیئے جاؤگے مدعی مماثلت حضرت مسیح یا کسی سچے ملہم اور ہادی
کیلئے کب جائز و مناسب ہے وہ ہلاک ہو گئے تو آپ سے ہدایت کون پائینگے
اور آپکی بعثت اور نبوت کا نتیجہ کیا نکلیگا ایسے لوگوں غیر معاندوں اور طالبان
حق کو تو بحث و دلائل سے اپنے دعاوی سمجھانے مناسب ہیں اور اگر آپ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روحانی طاقت اور برقی طاقت ہے تو انکی ہدایت روحانی برقی طاقت اور دعا مجری سے مناسب ہے نہ خونریزی اور خون ریزیوں کی دھمکیوں سے۔

اور اقل قلیل اس کتاب میں نئی باتیں بھی ہیں جو پہلے آپنے نہیں کہیں اس لیئے ان کا جواب اشاعۃ السنہ سنین گزشتہ میں ادا نہیں ہوا۔

از انجملہ ایک یہ بات ہے جو صفحہ ۳۰ تتمہ حقیقۃ الوحی میں آپنے کہی ہے کہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے میری کتاب براہین احمدیہ کو چاک کرکے واپس کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے دعا کی کہ انکی عزّت چاک کر دیجائے تو وہ نوابی سے معزول ہوگئے۔ پھر جب انہوں نے بذریعہ خط مجھ سے دعا کی درخواست کی جسکی اطلاع حافظ یوسف امرتسری اور مولوی محمد حسین کو دی گئی تھی تب میں نے اسکے لئے دعا کی تو خدا نے مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ سرکوبی سے اس کی عزّت بچائی گئی پھر کچھ مدت کے بعد گورنمنٹ کا حکم آگیا کہ صدیق حسن خان کی نسبت نواب کا خطاب بحال رہے۔

دوسری یہ بات ہے جو صفحہ ۳۹۱ حقیقۃ الوحی میں کہی ہے کہ اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اقطاب اس امت سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لیئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ مکالمہ الٰہیہ کا وہ حصہ پاتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے اور آنحضرت کی پیشگوئی میں جو احادیث صحیحہ میں آچکی ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا رخنہ واقع ہو جاتا اور اسکی تائید میں مکتوبات مجدد الف ثانی سے نقل کیا ہے کہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تک رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے اسکے بعد کہا ہے کہ احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ پیشگوئی کیگئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلا یگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

تیسری یہ بات ہے جو صفحہ ۲۰۵ حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق زلزلے آئے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے جو صفحہ ۳۷ لغایت ۳۹ تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ اس دفعہ جو زیادہ بارش سردی ہوئی ہے وہ میری ہی پیشگوئی کے مطابق ہوئی ہے

پانچویں بات یہ ہے جو صفحہ ۱۷۱ و ۱۷۵ و ۱۷۸ حقیقۃ الوحی میں لکھی ہے کہ میری دو تین پیشگویوں (جیسے موت عبد اللہ آتھم یا داماد احمد بیگ یا نکاح دختر احمد بیگ) پر پورا نہونے کا اعتراض کیا جاتا ہے ہزاروں پیشگویوں کے پورے ہونے کو کیوں دیکھا نہیں جاتا اسی قسم سے اور بہی باتیں اسمیں لکھی ہیں جنکی تفصیل سے تطویل بلا طائل متصور ہے۔

ان باتوں کے جواب دینے اور انکی نسبت رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہ تہی جبکہ انکے نظائر کا جواب اشاعۃ السنۃ سنین گذشتہ میں دیا گیا ہے تاہم ان کے جوابات پر باقی نئی باتوں کے جواب کو قیاس کرنے کے لیئے نظائر پیدا ہونے کی غرض سے جواب دیا جاتا ہے اور یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ یہ باتیں محض مغالطے ہیں۔ پہلی بات محض غلط و بناوٹ معلوم ہوتی ہے (۱) نہ نواب صاحب نے بذریعہ خط دعا کے لیئے درخواست کی۔ اور نہ (۲) ان کے خط کو آپنے مجھے اطلاع دی۔ اور نہ نواب (۳) صاحب کی زندگی میں بحالی خطاب نوابی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا یہ نسبت نواب صاحب حکم ہوا۔ امر سوم کا تصفیہ سرکاری کاغذات سے ہو سکتا ہے۔ آپ سچے ہیں تو سرکاری حکم کا نمبر و تاریخ بتا دیں امر اول و دوم کا تصفیہ نواب کا خط دکھانے سے ہو سکتا ہے۔

اسباب میں واقعی امر یہ ہے کہ نواب صاحب کی تصنیفات میں ایسے الفاظ تھے جن کے درج ہونے سے انکا خطاب موقوف ہوا۔ پھر جب خاکسار نے انکی مدافعت میں ایک انگریزی پمفلٹ شائع کیا اور اسمیں گورنمنٹ پر ثابت کر دیا کہ جو الفاظ ان کی تصانیف میں درج ہوئے ہیں۔ یہ نواب صاحب کے ذاتی خیال کا فوٹو نہیں یہ اقوال غیر ہیں جنکو نواب صاحب نے سادہ پن سے درج کتاب فرما دیا ہے۔ اسپر گورنمنٹ ہند کی توجہ ہوئی تو گورنمنٹ نے نواب صاحب کی وفات کے بعد صرف بیگم صاحب کی خاطر و دلجوئی کے لیئے نواب صاحب کو بلفظ نواب یاد کرنے کا حکم دیا جس سے نواب صاحب بحال نہ ہوئے۔ بلکہ صرف بیگم کی تلافی ہوئی آپ نے اس واقعہ کو کچھ کا کچھ بنا کر دکھا دیا اور اپنے احمق مریدوں کو دہوکہ دیا۔

دوسری بات بھی محض غلط و خلاف واقعہ ہے کسی حدیث صحیح میں یہ ذکر نہیں آیا کہ جو شخص کثرت سے مکالمہ الٰہی سے مشرف ہو وہ نبی کہلانے مستحق ہوتا ہے اور نہ ہی یہ بات مجدد الف ثانی نے کہی ہوگی آپ سچے ہیں تو حدیث کا پتہ کسی کتاب حدیث میں اور مجدد صاحب کے مکتوب کا نمبر و نام مکتوب الیہ بتا دیں۔ اور نہ یہ مضمون کسی حدیث میں آیا ہے کہ اس امت سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلاوے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جاویگا۔ آپ اس کے عوض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چکے ہیں آپکو مناسب تھا کہ ہمارے جوابات کا جواب دیتے نہ یہ کہ بلا جواب الجواب پُرانی باتوں کے اعادہ پر اکتفا کرتے۔ گذشتہ را صلوٰت۔ آپ آیندہ ہی مرد میدان بنیں اور جن پیشگوئیوں ونشانات کی تعداد آپ کبھی تین ہزار کبھی (طفرہ نظامیہ جائز کرکے) تین لاکھ بتاتے ہیں انمیں سے صرف تین (جو بہت مشہور ہیں (۱) تولید الہامی فرزند (۲) نکاح زوجہ آسمانی۔ (۳) موت آتھم یا لیکھرام یا شوہر ثانی زوجہ آسمانی۔ یا ان میں سے صرف ایک جسپر زیادہ یقین واعتماد ہو) پر تحریری یا تقریری بحث کرکے انکا صادق ہونا ثابت کردیں اگر آپ نے اس ایک یا تین کا منجانب اللہ ہونا اور کلام الٰہی سے اپنا مخاطب اور خدا تعالےٰ کا متکلم ہونا ثابت نہ کیا تو اسپر باقی تین ہزار یا تین لاکھ کا قیاس کرکے انکا کان لم یکن ہونا آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا اور اگر ان تینوں کا منجانب اللہ ہونا آپ نے ثابت کردیا۔ تو پھر باقی تین ہزار یا تین لاکھ میں ایک ایک کرکے بحث ومباحثہ کرنا پڑے گا یہانتک کہ جملہ پیشگوئیوں اور نشانات کا منجانب اللہ ہونا آپ ثابت کردیں کیونکہ اہل اسلام کے نزدیک مسلم ومقرر ہے کہ کسی سچے نبی یا ملہم الٰہی کی جو ہزاروں لاکھوں پیشگوئیوں کے منجانب اللہ ہونے کا دعوے کرے کسی ایک پیشگوئی کی جھوٹھی نکلے تو وہ دعوے نبوت میں جھوٹھا سمجھا جائے گا اور اسکی نبوت کا بالکل اعتبار نہ رہے گا۔

مگر مشکل اور سخت مصیبت تو یہ ہے کہ زمانہ تالیف کتاب دافع الوساوس سے یہ الہام اسمیں درج کرکے یا علی دعہم ذرہا غنہم وانصارھم یعنے اے علی۔ (اپنی ذات اقدس کو مراد بتاتے ہیں) انکی کھیتی اور مددگاروں کو (یعنے مولویوں اور ان کے مباحثہ کو) چھوڑدے مباحثہ کا دروازہ بند کردیا ہے (گویہ بند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا صرف زبانی اور تقریری بحث سے ہے تحریری بحث تو آپکو بند نہیں ہوئی اس لئے آپکی کتاب حقیقۃ الوحی کو دیکھیں جس میں متعلقات

چند سو صفحہ کے قریب میں ختم ہوئی ہے یہ بحث نہیں تو اور کیا ہے) اور ایک مدت سے اپنی دعاوی کے ثبوت کیلئے

آپ نے یہی ایک دلیل کو پناہ یا ہتھیار تیار کر رکھا ہے کہ "یا داں تینا کراں جو پر جینا" یعنی ہمارے الہامات و نشانات

کی نسبت قسم یا مباہلہ سے کہو کہ خدا کا کلام نہیں محض افترا ہے۔ تو پھر ایک سال کے اندر مارے جاؤ گے۔

اس صورت سے فرمائیے آپکے دعاوی کی صداقت آپ کے ان مخالفوں و منکروں پر جو معاند

نہیں ہیں۔ جیسا کہ یہ عاجز خاکسار آپکا پرانا غمخوار ہے، کیونکر ثابت و محقق ہو۔

حِسْبَۃً لِلّٰہِ وَ نُصْحًا لِخَلْقِ اللّٰہِ آپ اس سوال کا جواب ضرور دیں آپ نہ دے سکیں تو اپنی امت کے

حکیم مولوی نور دین صاحب بہادر یا آپکے وکیل بالخصومۃ و مناظر مولوی محمد احسن صاحب بہادر سے

جواب دلوائیں۔ ایک واجب العرض گذارش یہ ہے۔ کہ آپکے غیر معاند خصوم سے آپکے اس سوال کا۔ کہ

"میرے الہامات کو خدا کیطرف سے نہیں مانتے تو اس کے افتراء علی اللہ ہونے پر قسم کھاؤ اور موت

کی سزا پاؤ" بے محل و نامناسب ہونا تو بیان ہو ہی چکا ہے تب ہے وہ منکر و مخالف جو جحوداً و عناداً

آپکے دعاوی کو حق جان کر اور آپکے الہامات کو منجانب اللہ مان کر ان سے انکار کرتے ہیں اور وہ ان

فرعونی لوگوں کی مانند ہیں جن کے حق میں قرآن میں فرمایا ہے کہ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا

أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا۔ روشن نشانی لاٹھی کا سانپ بنجانیکے منجانب اللہ ہونیکا یقین کر کے

عناداً و جحوداً اس سے انکار کیا تھا ان کی نسبت بھی اگر آپ مسیح علیہ السلام کی مثیل ہیں قسم کھا کر ہلاک ہوجانیکو نشان

نہ بنائیں بلکہ انکے لئے بھی یہی دعا کریں کہ خدا انکا عناد و جحود دور کرے اور انکو آپکا مطیع کر دے۔ ان دونو

فریق کی نسبت یہ گذارش بھی بطور سفارش واجب العرض ہے کہ جو شخص آپکے الہامات کو منجانب اللہ ماننے

میں محقق ہو یا معاند ہو اسکو یہ لازم نہیں کہ وہ آپکو عمداً مفتری علی اللہ ہی قرار دے کیونکہ جائز نہیں ہے کہ وہ آپ کے

منقولات یا الہامات کی نسبت یہ خیال رکھتا ہو کہ وہ آپکے دل و دماغ کے خیالات ہیں اور از قسم حدیث النفس کے جو ظاہر

[illegible] ہیں۔ اور [illegible] ارشاد سے بھی محروم رہے ہیں۔ اور انکے حالات متعلقات

[illegible] خیالات آپکے دل و آپکے دماغ میں

[illegible] اس قسم کے بلکہ اس سے بڑھ کر [illegible] جس شخص کا آپکی نسبت یہ خیال ہو وہ آپکے مقالات

[illegible] ہیں۔ اگر آپ الہامات سمجھ لیتے ہیں [illegible]

© rasailojaraid.com